جلد ۲۹ | ۲۷ وفا ۱۳۲۰ ھش | ۲ ماہ رجب سنہ ۱۳۶۰ھ | ۲۷ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۶۹

روزنامہ الفضل قادیان — ۲ ماہ رجب سنہ ۱۳۶۰ھ

احرار کس طرح اُٹھتے اور کیونکر بیٹھتے ہیں

اخبار "زمزم" لاہور میں مفکر احرار چودھری افضل حق صاحب، ایک سلسلہ مضمون "احرار کی مختصر تاریخ" کے عنوان سے لکھ رہے ہیں۔ یوں تو ان کے قلم سے اس میں کئی ایک باتیں دانستہ یا نادانستہ ایسی نکل گئی ہیں۔ جن سے احرار کے بعض رازہائے سربستہ کا انکشاف ہوتا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ دلچسپ اور پُراز حقیقت وُہ فقرہ ہے۔ جو احرار کی تمام تاریخ کا نچوڑ ہے۔ اور وُہ یہ ہے

"باسی کڑھی کے اُبالے کی طرح ہم اُٹھتے ہیں۔ اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں"

(زمزم ۱۵- جولائی ۱۹۴۱ء)

سچ پوچھو۔ تو "مفکر احرار" نے احرار کی تاریخ کے دریا کو نہایت عمدگی کے ساتھ ان الفاظ کے کوزے میں بند کر دیا ہے حقیقت یہی ہے۔ کہ احرار کی گزشتہ زندگی کے تمام واقعات مذکورہ بالا برجستہ فقرہ کی حرف بحرف تصدیق کر رہے ہیں۔ ذیل میں بطور مثال ایک دو واقعات کا ذکر کیا جاتا ہے:۔

سنہ ۱۹۳۴ء کے آخر میں احرار جس زور شور کے ساتھ جماعت احمدیہ کے خلاف اٹھے وُہ کسے معلوم نہیں۔ اپنی کثرت اور اپنے مددگاروں کے رسوخ اور ان کے سرمایہ کے بل بوتے پر انہوں نے کیا کچھ نہ کہا۔ اور کیا کچھ نہ کیا۔ قادیان میں بہت بڑا اجتماع کیا۔ اور اس موقعہ پر ہر ممکن طریق سے ایک طرف تو عوام کو جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی اشتعال دلایا۔ اور دوسری طرف بے تحاشا اس قسم کی دھمکیاں دیں۔ کہ قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی۔ اور روئے زمین پر کوئی احمدی باقی نہ رہنے دیا جائے گا۔ اس کے بعد احرار نے ہر جگہ جماعت احمدیہ کے خلاف ناخنوں تک کا زور لگایا۔ اور احمدیوں پر نہایت شرمناک مظالم کئے۔ لیکن نتیجہ کیا نکلا۔ یہ کہ وُہی احرار جو بالفاظ چودھری افضل حق صاحب باسی کڑھی کے ابالے کی طرح اُٹھے تھے۔ جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ جماعت احمدیہ کو نہ صرف کوئی نقصان نہ پہونچا سکے۔ بلکہ کئی لحاظ سے اس کے اخلاص اور قربانی کے جذبہ میں اضافہ کا موجب ہُوئے۔ اور خدا کے فضل سے احمدیت کی ترقی کی رفتار پہلے سے بہت زیادہ تیز ہو گئی۔

جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں مونہہ کی کھانے کے بعد احرار نے حکومت کی طرف رُخ کیا۔ اور جب سنہ ۱۹۳۹ء میں یورپ میں آتش جنگ کے بھڑکنے کے امکانات بڑھ گئے۔ تو احرار حسب معمول بڑے زور شور سے باسی کڑھی کے اُبالے کی طرح اُٹھے اور بمبئی میں ایک مجلس مشاورت منعقد کر کے متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی۔ کہ

"یہ اجلاس ہندوستان اور اسلامی ممالک کی آزادی کے لئے یہ قرار دیتا ہے۔ کہ مستقبل کی جنگ میں مسلمانان ہند کسی قسم کی امداد برٹش گورنمنٹ کو نہ دیں۔"

(زمزم ۲۷- مئی سنہ ۱۹۳۹ء)

اسی موقعہ پر خطبۂ صدارت میں یہ اعلان کیا گیا۔ کہ:۔

"جب تک مجلس احرار زندہ ہے۔ ایک مسلمان بھی جنگ میں شریک نہیں ہوگا۔" (زمزم ۲۷- مئی سنہ ۱۹۳۹ء)

باسی کڑھی کے ان ابالوں کو کافی نہ سمجھتے ہُوئے صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے سر سکندر حیات خاں وزیر اعظم پنجاب کو چیلنج دیتے ہُوئے کہا۔

"انگریزوں کو لاکھوں کی فوجی امداد کے وعدے کر کے دیکھ لے جب تک مجلس احرار زندہ ہے ساحل ہند سے ایک مسلمان بھی ان برطانوی جنگوں میں شمولیت کے لئے نہیں جانے دیا جائے گا۔"

(زمزم ۲۷- مئی سنہ ۱۹۳۹ء)

لیکن جب یورپ میں جنگ شروع ہُوئی۔ تو اس قسم کے اعلانات کو بالائے طاق رکھ کر احرار بالفاظ چودھری افضل حق صاحب پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ مجلس احرار کو آج بھی اپنے زندہ ہونے کا دعوٰے ہے۔ اور وُہ دیکھ رہی ہے۔ کہ ہندوستان کے لاکھوں سپوت آج مختلف جنگی میدانوں میں دادِ شجاعت دے رہے ہیں جن میں مسلمان بھی بہت بڑی تعداد میں شامل ہیں۔ مگر اس نے نہ صرف انہیں روکنے کی ذرہ بھر بھی کوشش نہیں کی بلکہ احرار کے امیر شریعت مولوی عطاء اللہ صاحب نے یہ اعلان کر دیا۔ کہ:۔

"لوگوں کو حکومت سے پُورا تعاون کرنا چاہیئے۔"

جن لوگوں کی یہ حالت ہو۔ وُہ اگر اپنے متعلق یہ کہیں۔ کہ "باسی کڑھی کے ابالے کی طرح ہم اُٹھتے ہیں اور پیشاب کی جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں" تو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ احرار نے کم از کم ایک سچی بات کا صفائی کے ساتھ اعتراف کر لیا ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ وفا ۱۳۲۰ ہش - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ خدا تعالے کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے - الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی ہنوز دہلی سے تشریف نہیں لائیں۔

خاندان حضرت المسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے آج نماز جمعہ کے بعد چوہدری عبد المالک صاحب ابن منشی عبد الغنی صاحب کا جو افریقہ میں دوران جنگ میں گولی لگنے سے فوت ہوئے - اور کلثوم بیگم صاحبہ بنت مولوی غلام رسول صاحب افغان کا جو تالاب میں ڈوب کر فوت ہوئی - اور بعض اور اصحاب کا جنازہ پڑھایا - احباب بھی ان سب کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔

قادیان میں چودھواں وقار عمل

قادیان ۲۵ جولائی - حسب اعلان آج قادیان میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام چودھواں وقار عمل منایا گیا - مقام عمل وہ سڑک تھی جو باب الانوار سے قادرآباد کو جاتی ہے - کام ساڑھے چھ بجے صبح شروع ہوا - اور تقریباً ساڑھے نو بجے ختم ہوا - اس تقریباً تین گھنٹے کے عرصہ میں تمام انصار اور تمام خدام نے بڑی محنت اور ہمت سے ۳۵۰۰۰ مربع فٹ سڑک بنائی - اور ۷۵۰۰ مکعب فٹ مٹی کھود کر ڈالی ؛

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بھی از راہ نوازش حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے مقام عمل پر تشریف لائے - تمام کام کا معاینہ فرمایا - اور محلہ دار الرحمت کے کام کی تعریف فرمائی - کام ختم ہونے پر حضور نے تمام مجمع سمیت دعا فرمائی - اس موقعہ پر آب رسانی فسٹ ایڈ کا بھی انتظام تھا۔

خاکسار ، مرزا منور احمد مہتمم وقار عمل

ریویو

موجودہ جنگ

اس عنوان سے مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ نے ایک ۱۰ صفحہ کا ٹریکٹ شائع کیا ہے - جس میں موجودہ جنگ کے سلسلہ میں دنیا پر جو تباہی اور ہلاکت آئی ہوئی ہے - اس کی وجہ بیان کی ہے - اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ذکر کر کے ثابت کیا ہے کہ موجودہ جنگ کے واقعات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق ظہور پذیر ہو کر آپ کی صداقت ثابت کر رہے ہیں قیمت فی کاپی ۲ پائی اور فی سینکڑہ تین روپے ہے - احباب منگا کر کثرت سے تقسیم کریں - چونکہ جنگ کی خبروں اور واقعات نے ہر شخص کو اپنی طرف متوجہ کر رکھا ہے - اس لئے امید کی جاتی ہے کہ انشاء اللہ تبلیغی لحاظ سے یہ ٹریکٹ مفید ثابت ہوگا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مومن کی مصیبت

" مومن کو مصیبت کے وقت میں غمگین نہیں ہونا چاہیئے - وہ نبی سے بڑھ کر نہیں ہوتا - اصل بات یہ ہے کہ مصیبت کے وقت ایک محبت کا سرچشمہ جاری ہو جاتا ہے - مومن کو کوئی مصیبت نہیں ہوتی - جس سے اس کو ہزارہا قسم لذت نہیں پہونچتی - بلکہ مومن کو آرام کی زندگی میں ایسی لذت نہیں ہوتی - جیسا کہ مصیبت کے زمانے میں ان کو لذت پہونچتی ہے - خدا کے لوگوں کو یہ ایک مرض ہوتی ہے - کہ وہ چاہتے ہیں - کہ ان کو خدا سے مار پڑتی رہے "

(البدر ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کا بخار گو چند روز سے اتر گیا ہے مگر کمزوری ہے اس لئے آپ بحالی صحت کے لئے ڈلہوزی گئے ہیں (۲) شیخ محمد یوسف صاحب لائل پور بیمار اور بعض مشکلات میں مبتلا ہیں (۳) عبد السلام صاحب اختر ایم - اے نئی دہلی بعارضہ بخار و نزلہ بیمار ہیں (۴) کرم الٰہی صاحب ظفر مجاہد تحریک جدید بھجوئی میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں - (۵) منشی عبد الکریم صاحب کنری سندھ کا نٹا لگ جانے کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں - دو جگہ اپریشن کرایا گیا مگر کانٹا نہیں نکل سکا صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

تبلیغی اشتہارات کی ضرورت خاکسار کو تبلیغ کے لئے انگریزی اردو - بنگلہ اور ہندی اشتہارات ٹریکٹ اور پوسٹروں کی ضرورت ہے - جو احباب یا جو جماعت مفت ایسا تبلیغی لٹریچر بھیج سکے - وہ اشتہارات مناسب تعداد میں بذریعہ بک پیکٹ بھیجکر عند اللہ ماجور ہو - عاجز صمصام الدین احمد P. O. Sungra Distt Cuttack (Orissa.)

ولادت ۱۹ ماہ وفا محمود احمد صاحب اسمبلی آفس لاہور کے ہاں لڑکا پیدا ہوا - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے مسعود احمد نام تجویز فرمایا - اللہ تعالے مبارک کرے ؛

دعائے مغفرت (۱) میرے والد صاحب چند یوم بیمار رہ کر یکم جولائی کو فوت ہو گئے ہیں - انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جماعت ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں - خاکسار غلام قادر لیسرا از گھٹیالیاں (۲) میرا چچا زاد بھائی لال دین ۲۰ جولائی صرف دو دن بعارضہ تپ محرقہ بیمار رہ کر بعمر ۳۲ سال فوت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمائیں - خاکسار محمد یعقوب کاتب الفضل (۳) خاکسار کی خالہ ۲۰ وفا ۱۳۲۰ ہش کو وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون ان کے لئے احباب دعائے مغفرت فرمائیں - نور الحق محلہ دار البرکات قادیان (۴) ۲۰ جولائی کو بشیر احمد صاحب تیلی وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون - احباب دعائے مغفرت کریں - خاکسار سیکرٹری جماعت احمدیہ مانگٹ اونچے

سوالات کے جواب

آیت میثاق النبییّٖن میں کونسا نبی مُراد ہے

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے اپنے ایک مضمون میں جو ۱۷ اگست ۱۹۴۰ء کے "پیغام صلح" میں شائع ہوا۔ آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین سے جس میں خدا تعالےٰ نے ایک موعود رسُول کے متعلق سب نبیوں سے عہد لیا۔ کہ وُہ اس پر ایمان لائیں۔ اور اس کی نصرت کریں۔ مُراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک حوالہ بھی جو حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۳ پر ہے۔ اپنی تائید میں پیش کیا ہے۔ اور مبائعین کی اس بات کی پُرزور تردید کی۔ کہ اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اصل حقیقت پر روشنی ڈالی جائے:-

ڈاکٹر صاحب نے ۱۷ اگست ۱۹۴۰ء کے پیغام صلح میں لکھا ہے:-

"اب فرمایئے۔ کیا اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہوتے۔ تو آپ حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کرتے۔ اور ان کی اتباع کرتے۔ اور ان کی مدد کرتے۔ جیسا کہ اس آیت میثاق النبیین کے نازل ہونے کے بعد حضرت نبی کریم اپنے آپ کو اس آیت میثاق النبیین کا مصداق بتاتے ہوئے جب اس بات کا اعلان فرمایا۔ کہ میں ہی وُہ موعود رسُول ہوں۔ جس کے متعلق تمام نبیوں سے عہد لیا گیا تھا۔ تو ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ لوکان موسٰی وعیسٰی حیین لما وسعھما الا اتباعی کہ اگر موسےٰ اور عیسےٰ زندہ ہوتے۔ تو انہیں سوائے اس کے چارہ نہ تھا۔ کہ میری اتباع کرتے۔ گویا اس آیت میثاق النبیین میں جس موعود رسُول کا ذکر ہے وہ اس پایہ کا رسُول ہوگا۔ کہ اگر گذشتہ نبیوں میں کوئی بھی اس کے زمانہ میں زندہ ہو۔ تو سوا اس کے چارہ نہیں۔ کہ وُہ اس موعود رسول کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ اور اس کی اتباع کرے اور بغیر اس کے اس کی نجات ناممکن ہے۔ تو اگر وُہ رسُول موعود آنحضرت صلعم نہیں بلکہ مسیح موعود ہیں۔ تو اس کے یہ معنے ہُوئے۔ کہ لوکان محمد حیًا لما وسعہ الا اتباع المسیح الموعود کہ اگر محمد صلعم زندہ ہوتے۔ تو انہیں سوا اس کے چارہ نہ ہوتا۔ کہ وُہ حضرت مسیح موعود کی رسالت پر ایمان لاتے اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے۔ اور آپ کی اتباع کرتے۔ گو حضرت مسیح موعودؑ متبوع ہوتے۔ اور محمد رسول اللہ صلعم متبع اور مسیح موعود کے امتی ہوتے!!"

پھر لکھتے ہیں:-

"دیکھ لیجئے کیسی اُلٹی گنگا بہائی ہے یہی نہیں کیا۔ کہ آنحضرت صلعم کی اس خصوصیت کبریٰ کو جو آپ سے مخصُوص تھی۔ اور جو آپ کو تمام رسولوں میں ممتاز بنا رہی تھی۔ آپ سے چھین کر حضرت مسیح موعود کو دے دیا۔ بلکہ بیک گردش چرخ نیلوفری آقا کو غلام بنا دیا۔ اور غلام کو آقا بنا دیا۔ کیا اب بھی شک باقی ہے۔ کہ یہ محمودی قوم حضرت مسیح موعود کو آنحضرت صلعم سے بدرجہا افضل مانتی ہے۔ جب حضرت مسیح موعود کو آیت میثاق کا موعود رسول مان لیا۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود تمام رسولوں سے جن میں آنحضرت صلعم بھی شامل ہیں۔ افضل ہیں!!"

جناب ڈاکٹر صاحب کی عبارت منقولہ بالا جو سب کی سب اپنے مفروضہ مطالب کے لحاظ سے بناء فاسد علی الفاسد کی مثال ہے کسی حقانیت پر محمول نہیں کی جاسکتی۔ صرف دل کے پھپھولے ہیں۔ جو پھوڑے گئے ہیں۔ اور عداوت محمُود ہے جس کے باعث حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی ڈاکٹر صاحب الجھنے اور آپ کی کسر شان کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ میں ان سے پوچھتا ہُوں۔ اگر آیت میثاق النبیین کے مصداق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی موعود رسُول ہیں۔ تو پھر وہ آیت میثاق النبیین جو سورۃ احزاب میں ہے۔ اور جس میں آتا ہے۔ منک ومن نوح وابراھیم وموسٰی وعیسی ابن مریم واخذنا منھم میثاقاً غلیظا۔ اس کے لفظ منک کے رو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی عہد لینے کا ذکر ہے۔ کیا آل عمران کی آیت میثاق النبیین سے یہ سورۃ احزاب کی آیت الگ نہیں ہے۔ علمی اور عقلی طریق سے اگر غور کیا جائے۔ تو یہ دونوں آیتیں الگ الگ ہیں۔ پس آیت میثاق جو سورۃ آل عمران میں ہے۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم موعود رسُول ہیں بلحاظ تکمیل ہدایت کے اور آیت میثاق جو سُورہ احزاب میں ہے اور جس میں لفظ منک بھی ہے جس کے رو سے ظاہر ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی دوسرے نبیوں کی طرح عہد لیا گیا ہے یہ موعود رسول حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ بلحاظ تکمیل اشاعت اور تبلیغ اقوام عالم کے۔ اور چونکہ نہ ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نبیوں میں سے کوئی دوسرا نبی موجود تھا۔ بجز ان کی امتوں کے اور نہ ہی آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت کوئی دوسرا نبی رسول موجود ہے بجز پہلے رسولوں کی امتوں کے۔ اس لئے نبیوں سے نصرت کا عہد آج ان کی امتوں سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ جن کا نصرت کرنا گویا ان کے نبیوں کا نصرت کرنا ہے اب اس صورت میں موعود رسول جب سب امتوں کے لئے ہادی اور مطاع قرار دیا گیا ہے۔ تو کیا وُہ سب امتوں سے افضل نہیں ہوگا۔ اور یہ امر افضلیت قابل اعتراض نہیں ہو سکتا کہ ایسے رسول کو خدا نے اپنی وحی میں فخر رسولاں قرار دیا ہے۔ ثبوت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذیل کی وحی ملاحظہ ہو۔ ؎

مقام او مبیں از راہ تحقیر
بدورانش رسولاں ناز کردند

جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تمام نبیوں اور رسولوں سے افضل ہونا ان کارناموں کی وجہ سے ہے۔ کہ خدا نے آپکو تمام نبیوں اور رسولوں کے قائم مقام سب دُنیا کی قوموں کے لئے نبی اور رسول بنایا اور جو تعلیم اور ہدایت کسی نبی اور رسول نے کسی قوم کے آگے پیش کی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سب تعلیموں اور ہدایتوں کو سب قوموں کے سامنے پیش کیا۔ اور یہ بہت بڑی خدمت تھی۔ جو آپ نے انجام دی اسی طرح مسیح موعود جن کی نسبت دوسرے نبیوں اور رسولوں کے علاوہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دجال کا فتنہ عظیم ایسا ہوگا۔ کہ ابتدائے آدم سے لے کر قیامت تک اس کے برابر اور کوئی فتنہ نہ ہوگا۔ اسے مسیح موعود دُور کریگا۔ پس جب دُنیا میں ہر نبی اور رسول کسی نہ کسی فتنہ اور ضلالت کو دُور کرنے کے لئے مبعوث کیا جاتا۔ اور وہی اسکی خدمت سمجھی جاتی تھی۔ جس کے لئے اسے نبوت اور رسالت کے منصب پر فائز کیا جاتا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کا اندازہ لگائے۔ جو سب نبیوں اور رسولوں کے وقت کے فتنوں سے بڑھکر فتنہ کے دُور کرنے کی خدمت کے لئے مبعوث ہُوئے

معاصرت کا ریک تخیل اگر دماغ سے دور کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات اور کارناموں پر نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی شان کیسی عظیم الشان عظمت اپنے اندر رکھتی ہے اور کم از کم اگر آپ کی شان کو بروزی رنگ میں بھی سمجھا جائے۔ تو خدا کی وحی کے آئینہ سے جو شان آپ کی معلوم ہوتی ہے وُہ یہ ہے:- لولاک لما خلقت الافلاک۔ اٰثرک اللہ علےٰ کل شیءٍ انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ دُنیا میں ایک نبی آیا۔ الخ۔ آپ خود بھی فرماتے ہیں ؎

ولی فی حضرۃ المولیٰ مقامٌ
وشانٌ قد تباعد من خیالٖ

پھر فرماتے ہیں:- ؎

زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں لیکن ایسے ہی غلام جس طرح کہ باقی سب انبیاء و رسل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ پھر ایسے غلام کہ من فرق بینی وبین المصطفٰے فما عرفنی وما رأٰی۔ یعنی جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان کچھ بھی فرق کیا۔ اس نے نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچانا۔ اور نہ ہی آپ کے دیکھنے کی برکت نصیب ہوئی۔

ابوالبرکات غلام رسول راجیکی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی وصیت

(۱)

گرشتہ سال ۲۳ ماہ وفا (جولائی) کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ ومتعنا بطول حیاتہ نے ایک مضمون "میری وصیت" کے عنوان سے تحریر فرمایا جو "الفضل" ۲۵ وفا میں شائع ہوا۔ اس مضمون نے جماعت احمدیہ کے ان جذبات کو بیدار کر دیا جو بالعموم اخلاص اور عقیدت کے وفور کے ماتحت دبے رہتے ہیں۔ سب دردمند دلوں کے ساتھ آستانہ الوہیت پر جھک گئے اور اپنے پیارے اور مقدس امام کی درازیٔ عمر کے لئے ہمہ تن دعا بن گئے اور مخلصین آج بھی بلکہ ہمیشہ اس دعا پر مواظبت کرتے رہیں گے۔ تا خدا تعالےٰ اپنے خاص فضل سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی عمر میں برکت دے۔ اس کے تمام مقاصد عالیہ کو پورا فرمائے اور جماعت کو اس کی قیادت میں دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب کرے۔ اور اسلام کا جھنڈا اکناف عالم پر لہرائے آمین۔ آج جماعت کے اس احساس پر ایک برس گزر چکا ہے۔ جو "میری وصیت" کے عنوان سے طبعی طور پر پیدا ہوا تھا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمیں امید بلکہ یقین ہے۔ کہ اس نے اپنے فرستادہ کی جماعت کے گداز دلوں کی التجاؤں کو ضرور سنا۔ اور وہ جو ہر قضا پر غالب ہے۔ اپنے بندے حضرت محمود ایدہ اللہ الودود کی صحت و عمر میں برکت دے گا۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی دعاؤں میں سست نہ ہوں۔ ایک طرف سجدات شکر بجا لائیں۔ اور دوسری طرف خدا ذوالمنن کے ارشاد ولئن شکرتم لازیدنکم کے ماتحت اور بھی دعائیں کریں۔ تا اس کا فضل پہلے سے بھی زیادہ ہمارے شامل حال ہو۔ امید ہے کہ احباب اس امر کو ہمیشہ یاد رکھیں گے ؂

(۲)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی وصیت میں جماعت کو ایک اہم کام کی طرف توجہ دلائی ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"ایک کام جماعت کا اور بھی ہے جو توجہ کا مستحق ہے۔ اور جس کی طرف سے جماعت کے احباب اکثر غافل رہتے ہیں۔ اور وہ اس کے غربا ہیں۔ سو میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد کا ایک اور دسواں حصہ (جو قرض کے ادا کرنے کے بعد بچے) غرباء۔ مساکین یتامیٰ۔ اور بیواؤں کے لئے وقف ہوگا۔ پس میری جائداد کی جو بھی آمد ہو کم یا زیادہ۔ اس میں سے دسواں حصہ سلسلہ کے مساکین۔ غرباء۔ یتامےٰ اور بیواؤں کی امداد کے لئے خرچ کیا جائے۔"

(الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۴۰ء)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نہ صرف خود اپنی جائداد کا دسواں حصہ جماعت کے غربا۔ مساکین۔ یتامیٰ اور بیواؤں کے لئے وقف فرماتے ہیں بلکہ سب احباب جماعت کو ہمیشہ اس کس مپرس طبقہ کا خیال رکھنے اور ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے کی وصیت فرماتے ہیں۔ اللہ اللہ حاجت مندوں کے لئے کس قدر دردمند دل رکھنے والا اور شفیق امام ہے۔ لوگ موت کے خیال پر سب سے پہلے اپنے بیوی بچوں کا دھیان کرتے ہیں۔ مگر ہمارا پیارا امام اطال اللہ بقاءہ اس موقعہ پر سب سے پہلے اشاعت اسلام کے لئے دسواں حصہ وقف کرتا ہے۔ اور پھر اس کے سامنے جماعت کے غربا۔ مساکین۔ یتامےٰ اور بیوائیں ہیں۔ وہ اپنی جائداد میں سے ان کے لئے بھی دسواں حصہ وقف کر دیتا ہے جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اب ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ اپنے محبوب مطاع آقا کی وصیت کی تعمیل میں اپنی طاقت کے مطابق سلسلہ کے غربا۔ مساکین یتامےٰ اور بیواؤں کے لئے اپنے اموال میں سے حصہ خرچ کریں۔ اس سے اللہ تعالےٰ کی خوشنودی بھی حاصل ہوگی۔ اور جماعت کے ایک کمزور طبقہ کو تقویت حاصل ہونے سے جماعت کی عظمت بڑھے گی اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کام اہم کے بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(۳)

لاہور کے ایک شخص نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق لکھا تھا۔ کہ آپ ۱۲ جنوری ۱۹۴۱ء تک زندہ رہیں گے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے اسے جھوٹا ثابت کر دیا۔ اور کچھ تعجب نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس الہام سے استدلال کر کے اس نے ۵۲ سال عمر کا اندازہ لگایا تھا۔ وہ خود اس کے حق میں پورا ہو جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس نے بعض لوگوں سے کہا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے وصیت میرے ہی بیان سے خوفزدہ ہو کر شائع کی تھی حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔ حضور نے "میری وصیت" کے ابتدا میں تحریر فرمایا ہے۔

"کئی ماہ سے دوستوں کی طرف سے مجھے ایسی خوابوں کی اطلاع آ رہی ہے جس میں میری وفات کی خبر انہیں معلوم ہوئی ہے۔ بعض خوابوں میں یہ ذکر بھی ہے۔ کہ صدقہ سے یہ اٹل سکتا ہے"

پس یہ احمدی احباب کی رویا تھیں جن میں سے بعض میں اللہ تعالےٰ نے اس قضا کے قضائے معلق ہونے کی خبر بھی دی تھی۔ تھوڑے عرصہ کی بات ہے۔ کہ میں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور عرض کیا۔ کہ اس شخص نے ایسا کہا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے تو اس کے بیان کا اس وقت علم بھی نہ تھا۔ اس سے خوف کا تو سوال ہی کیا ہے۔ میں نے یہ وصیت ماہ جولائی ۱۹۴۰ء میں شائع کی ہے۔ اور غالباً نومبر یا دسمبر ۱۹۴۰ء میں مجھے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ایک خط سے پتہ لگا تھا۔ کہ اس نے ایسا بیان شائع کیا ہے۔

غرض یہ سراسر باطل ہے۔ کہ اس شخص کے بیان کا اس وصیت میں کچھ دخل ہے۔ اور واقعات نے اس کے باطل پر ہونے کی کھلی شہادت بھی پیش کر دی ہے۔ اللہ تعالےٰ خلافت ثانیہ کی برکات کو اور زیادہ کرے۔ اور تمام اندرونی و بیرونی دشمنوں کو ان کے منصوبوں میں ناکام کرے آمین

خاکسار ابو العطا جالندھری

"احمدیت"

ایک رنگین چارٹ مفت طلب کریں

نظارت تعلیم و تربیت نے "احمدیت" کے عنوان سے ایک رنگین چارٹ تیار کیا ہے۔ جو کیلنڈر کی طرح بڑے سائز پر چھپوایا گیا ہے۔ اس چارٹ میں مندرجہ ذیل مضامین درج کئے گئے ہیں۔ ارکان اسلام۔ نماز مترجم۔ امام کی ضرورت۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض آپکی بیعت اور اس کے فوائد۔ آپکی تعلیم۔ آپکا منصب اور دعوےٰ نبوت۔ احمدیت کے امتیازی مسائل۔ جہاد بالسیف قادیان کا بابرکت مقام۔ سلسلہ احمدیہ کی شان اور اکناف عالم میں احمدیت کی ترقی و کامیابی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں۔ یہ سب امور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے ہی پیش کئے گئے ہیں۔ احباب جماعت اس چارٹ کو اپنے ہاں مساجد لائبریریوں اور گھروں میں آویزاں کریں۔ اور ہر احمدی ان مسائل کو بار بار پڑھے اور حفظ کرے۔ کیونکہ ان مسائل کو اختصار کے ساتھ اور ایسی طرز پر تحریر کیا گیا ہے۔ جس سے معمولی پڑھے لکھے مرد عورتیں اور بچے بھی انہیں حفظ کر سکتے ہیں۔

جماعتہائے احمدیہ صرف اخراجات ڈاک ارسال کر کے اس چارٹ کو مفت منگوالیں۔ اور اپنے ہاں کی مسجد اور لائبریری میں گتے پر چسپاں کر کے آویزاں کریں۔ اگر کوئی دوست یا جماعت گھروں میں لگانے کے

غیر مبایعین مخالفین احمدیت کی صف میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو فیصلہ کن حوالے

انسان کو جب کسی ایسی چیز کی محبت کا واسطہ دیا جائے۔ جس کے ساتھ اسے خاص انس اور گہرا تعلق ہو۔ تو انسانی فطرت بہت جلد متأثر ہو جایا کرتی ہے جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر غیر مبایعین فطرت انسانی کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھانا خوب جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے وقت آپ کا قلم ہمیشہ ایسا انداز اختیار کر لیتا ہے۔ جس سے ہر پڑھنے والا یہی محسوس کرے کہ جناب مولوی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں سرشار اور حضور کے مسلک پر پورے طور پر کاربند ہیں۔ حالانکہ ایسا انداز اختیار کرنے سے مقصود صرف یہ ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جماعت احمدیہ کے جذبۂ محبت کو اکسایا جائے۔ اور اس سے اپنا مطلب نکال لیا جائے مجھے یہ خیال ظاہر کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ لیکن بدقسمتی سے بعض ایسے شواہد موجود ہیں جو یہ سمجھنے پر مجبور کر دیتے ہیں کہ ایسا کرنے میں جناب مولوی صاحب کوئی اچھا نمونہ نہیں دکھاتے۔ جیسا کہ ذیل کی سطور سے واضح ہو جائیگا۔

جناب مولوی صاحب مبایعین کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

(۱) "اب بھی اٹھو۔ اور خدا کے خوف کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود کے ان ارشادات کو اپنے پاؤں کے نیچے سے اٹھا کر اپنے سر اور آنکھوں پر رکھو۔ امور کے ارشادات کی عزت کرو۔ ہاں حکم و عدل کے فیصلہ کے سامنے سر جھکاؤ"۔ (ثالث بننے کی دعوت صفحہ ۶)

(۲) "پس اے میرے بھائیو! حضرت مسیح موعود کے مسلک پر قائم ہو جاؤ۔ اور آپ کے احکام کو پاؤں کے نیچے نہ روندو۔ کہ یہ راہ نامرادی اور ناکامی کی ہے"۔ (ثالث بننے کی دعوت صفحہ ۱۴)

(۳) "میں ہر ایک شخص سے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہے۔ اس کے مقدس بانی کے نام کا واسطہ دے کر التجا کرتا ہوں کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے میرے وجود کو درمیان سے الگ سمجھ کر ..... ان باتوں پر غور کرے"۔ (رد تکفیر صفحہ ۱)

یہ ہیں جناب مولوی محمد علی صاحب کی ان تحریروں کا نمونہ جو مبایعین کے جذبات کو اپیل کرنے کے لئے لکھی جاتی ہیں۔ اور جن کے ایک ایک لفظ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بے پایاں محبت اور بے انتہا غیرت ظاہر ہو رہی ہے۔ لیکن قارئین یہ سن کر حیران رہ جائیں گے کہ یہی مولوی صاحب جو ہمیں عجیب عجیب انداز میں "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مسلک پر قائم ہونے" کی تلقین کرتے نظر آرہے ہیں۔ خود سب سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی جگہ جگہ اور قدم قدم پر مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ اور اس طرح اپنے قول کے مطابق حضور کے ارشادات کو "پاؤں کے نیچے روندتے" رہتے ہیں۔ چنانچہ مسئلہ نبوت۔ کفر و اسلام۔ خلافت اور جنازہ وغیرہ کے متعلق "حکم و عدل کے فیصلہ" کے ساتھ جو سلوک آپ نے کیا اس کے مختصر نمونے احباب مضمون کی گزشتہ اقساط میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ صحبت امروزہ میں میں مسئلہ نماز کے متعلق ایک موازنہ پیش کرتا ہوں۔ احباب اس موازنہ کا مقابلہ مولوی محمد علی صاحب کی اوپر والی تحریروں سے کریں۔ اور خود ہی انصاف کریں۔ کہ جناب مولوی صاحب کے متعلق اپنے جذبات حسن ظنی کو قائم رکھنے کی آخر کونسی صورت ہمارے پاس رہ جاتی ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(۱) "تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیئے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو"۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۷ حاشیہ)

(۲) "کسی غیر مبایع کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ اور لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کریں نماز نہ پڑھو۔ یہ اللہ تعالےٰ کا حکم ہے اور اللہ تعالےٰ ایسا ہی چاہتا ہے۔ اگر کوئی شخص متردد یا مذبذب ہے تو وہ بھی مکذب ہے۔ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ اس طرح احمدی میں اور اس کے غیر میں تمحیص و تمیز کرے"۔

(مضمون حضرت مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۴ء)

مولوی محمد علی صاحب

(۱) "جو لوگ حضرت مسیح موعود کو کافر یا مفتری نہیں کہتے۔ اور مکفر مولویوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہیں یا ان کے فتویٰ سے بیزاری ظاہر کرتے ہیں ان کے پیچھے نماز ہو سکتی ہے"۔

(رد تکفیر اہل قبلہ صفحہ ۵۵)

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں:- "آپ نے اپنی زندگی کے آخر تک کبھی یہ نہیں کہا کہ جب تک کوئی شخص میری بیعت نہ کرے اس وقت تک اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ بلکہ یہی کہا کہ جو شخص بعض شرائط کو پورا کر دے اس کے پیچھے ہم نماز پڑھ لیں گے۔ اور وہ شرائط یہ ہیں کہ ایک تو وہ خود ہماری تکفیر و تکذیب نہ کرے۔ اور دوسرے تکفیر و تکذیب کرنے والے لوگوں میں شامل نہ ہو" (رد صفحہ ۸۶)

کیا ہمارے غیر مبایعین بھائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان دو صاف واضح اور غیر مبہم حوالوں کی کوئی توجیہ و تاویل کر سکتے ہیں؟؟

مندرجہ بالا موازنہ کو ایک امی سے امی اور موٹی سے موٹی عقل رکھنے والے انسان کے سامنے ہی رکھ دیجئے۔ وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جائے گا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بالمقابل بالکل الٹ راستہ اختیار فرما رہے ہیں۔ حضرت اقدس کے نزدیک کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا خواہ وہ "مذبذب" ہو یا "متردد" ہو اور "لوگ اس کی کیسی ہی تعریف کریں" حرام اور "قطعی حرام" ہے۔ اور حضور اسے "اللہ تعالےٰ کا حکم" اور "اس کا ارادہ" ظاہر فرما رہے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب سوائے تکفیر یا تکذیب کرنے والے کے باقی سب کے سب غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا درست اور جائز قرار دیتے ہیں۔ فرمائیے! اس طرح کھلے کھلے طور پر حضرت اقدس کے ارشادات کی خلاف ورزی کرنے کے بعد بھی اگر جناب مولوی صاحب ہمیں "حکم و عدل کے فیصلہ کو سر آنکھوں پر رکھنے" کی تلقین فرماتے رہیں تو ہم آپ کے متعلق کیا رائے قائم کریں؟ بجز اس کے کہ مولوی صاحب کی یہ نصیحت محض تصنع اور بناوٹ پر مبنی ہے۔ اور ہمارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے یہ الفاظ بالکل صحیح اور درست ہیں "واقعات بتاتے ہیں کہ جب بھی موقع ملا انہوں نے خواہ مخواہ نیش زنی کی۔ اور کبھی غلط بیانی سے باز نہیں رہے"۔

(خطبہ جمعہ از الفضل ۱۵ امان ۱۳۲۰ ہش)

بالآخر جملہ غیر مبایعین اصحاب سے دردمندانہ عرض ہے کہ اگر آپ کے قلوب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ذرہ برابر بھی محبت ہے تو آپ کو کسی کی پرواہ نہ کرنا چاہیئے۔ اور بلا تامل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے سامنے اپنے سر کو جھکا کر اسی جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے۔ جو حضور کے ارشادات اور مسلک کی کامل طور پر حامل ہے۔ شاید آج آپ کی حد سے بڑھی ہوئی خوش عقیدگی قبول حق کی راہ میں روک ہو لیکن آپ خود ہی غور فرمائیں کہ جب زمانہ مستقبل کا مؤرخ آپ کے حضرت امیر کی "امارت" کی تاریخ لکھے گا۔ تو وہ مندرجہ بالا صریح تضاد سے کیا نتیجہ نکالے گا۔ بجز اس کے کہ جناب مولوی صاحب ایک طرف تو "وابستگان قادیان" کو نصیحت فرماتے رہے کہ "امور کے ارشادات کی عزت کرو۔ ہاں حکم و عدل کے فیصلہ کے سامنے سر جھکاؤ" مگر دوسری طرف خود اسی "مامور" اور "حکم عدل" کے ارشادات

سکھوں کے ایک فرقہ "کوکے" کے حالات

سکھوں کے ایک فرقہ کا نام "کوکے" ہے۔ اس کے مختصر حالات درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

"حضرو ضلع اٹک کے رہنے والے ایک صاحب بابا بالک سنگھ جی اس فرقہ کے بانی ہیں جنہیں ان کے پیرو گیارھواں گرو یا اپنے فرقہ کا پہلا گورو مانتے ہیں۔ ان کے جانشین بابا سنگتا جی تھے جو سہج دہاری تھے۔ درحقیقت بابا بالک سنگھ نے اپنا جانشین بابا سنگتا جی کو ہی مقرر کیا۔ بھینی ضلع لدھیانہ کے بابا رام سنگھ بھی ان کے چیلے تھے۔ کوکوں کا یہ عقیدہ ہے کہ بابا بالک سنگھ نے جہلم سے پار کا علاقہ پورب تک بابا رام سنگھ کو بخشا۔ اور جہلم سے لیکر خراسان تک کا علاقہ بابا سنگتا جی کو بخشا۔ بابا رام سنگھ جی کے بعد بھینی کی گدی پر انکے بھائی بابا بدھ سنگھ جی بیٹھے۔ جو بعد میں بابا ہری سنگھ جی کے نام سے مشہور ہوئے۔ اور بابا ہری سنگھ جی کے بعد ان کے صاحبزادے بابا پرتاپ سنگھ جی گدی پر آجتک براجمان ہیں۔ بابا سنگتا سنگھ جی کی گدی پر صاحب بھگوانداس جی براجمان ہیں۔ اس گدی پر آجتک کوئی کیش دہاری نہیں بیٹھا۔ صاحب بھگوانداس جی کیمبلپور میں رہتے ہیں اور بزنس کرتے ہیں۔ انہوں نے بھینی کے گدی دار کی طرح کوئی شان و شوکت نہیں رکھی ہوئی بلکہ خود محنت کر کے اپنی کمائی کھاتے ہیں۔ اگرچہ مریدان کے بھی بڑے بڑے امیر آدمی ہیں۔ صوبہ سرحد کے ایک مقام مینڑی پر غالباً ۱۹۲۸ء میں سکھوں اور ان کوکوں کے درمیان فساد ہو گیا۔ سکھوں کا بیان ہے۔ کہ ایک کوکے سمی نچھمند اس نے گوروبانی کی توہین کی یعنی گورونانک دیو کے نام کی جگہ شبد میں بابا سنگتا جی نام پڑھا۔ گورو گرنتھ صاحب پر بیٹھ گیا۔ جس پر سکھوں کو طیش آیا۔ اور انہوں نے کرپان سے وہیں نچھمند اس کو قتل کر ڈالا۔ لیکن صاحب بھگوانداس یہ بنائے فساد تسلیم نہیں کرتے۔ اس واردات کی خبر سنتے ہی بھینی والے بابا پرتاپ سنگھ ان کی مدد کو پہنچے۔ اس واقعہ کے بعد یہ دونو فریق ایک دوسرے کے قریب ہو گئے۔ اور حضرو والوں نے بھی وہی طریق عمل اختیار کیا۔ جو بھینی والوں کا تھا۔ حضرو کی گدی کے پیرو زیادہ تر سہج دہاری ہیں۔ یہ سکھوں کو جو کوکے نہیں بھینی والوں کی طرح کورا پیئے۔ کوسنگی وغیرہ نہیں کہتے اور نہ بھینی والوں کی طرح چھوت چھات یا ایسے ہی دوسرے بھرم روا رکھتے ہیں بلکہ صاحب بھگوانداس جی کے گھرانہ کی لڑکیاں اور لڑکے سکھوں کے گھروں میں بیاہے ہوئے ہیں۔ اور ان سے ان کے ویسے ہی تعلقات ہیں۔ جیسے کوکوں سے ممکن تھے۔ چونکہ ان کے سروں پر کیش نہیں ہیں۔ اس لئے کیش دہاری کوکوں سے اب یہ اپنے اور اپنی گدی کو گھٹیا سمجھنے لگے ہیں۔ کوکوں نے جوار داس نئی وضع کی ہے۔ اس میں گیارھویں بادشاہی بابا بالک سنگھ۔ بارھویں بابا رام سنگھ۔ تیرھویں بابا ہری سنگھ اور چودھویں بابا پرتاپ سنگھ کو کہا جاتا ہے

کوکوں کے عقائد یہ ہیں:-

(۱) کوکے گورو گرنتھ صاحب کو گورو نہیں مانتے۔

(۲) کوکے گورو گرنتھ صاحب کا پرکاش اپنے دیوانوں میں عموماً نہیں کرتے۔

(۳) کوکے گورو گرنتھ صاحب کے حضور ننگے سر ناچتے ہیں۔

(۴) کوکے دیوی دواروں۔ ٹھاکر دواروں اور شوالوں کے پوجاری ہیں۔ ان کے لیڈر ان استھانوں میں جا کر گاتے بجاتے اور سکھیاں یا گوپیاں بن کر ناچتے بھی ہیں۔ ندھان سنگھ عالم ان کا بڑا لیڈر ہے۔

(۵) کوکے گرنتھ صاحب کے ساتھ ہی گورو پنتھ کے بھی قائل نہیں۔

(۶) کوکے بابا بالک سنگھ کو گیارھواں بابا رام سنگھ کو بارھواں۔ بابا ہری سنگھ کو تیرھواں اور پرتاپ سنگھ کو چودھواں گورو کہتے ہیں

(۷) کوکے جھٹکہ نہیں کھاتے۔ گرنتھ صاحب کے حضور میں تقسیم کیا ہوا کڑاہ پرشاد نہیں کرتے۔ کوکے ستگوروؤں کی ارداس والا کڑاہ پرشاد نہیں کھاتے۔ کوکے نیلی دستار نہیں پہنتے۔ کوکے کرپان نہیں پہنتے۔ کوکے امرت میں تباشے نہیں ڈالتے۔"

یہ حالات سکھ اخبار "شیر پنجاب" ۲۰ جولائی سے اخذ کئے گئے ہیں۔ چونکہ عام سکھوں اور کوکوں میں سخت عداوت ہے۔ اور "شیر پنجاب" سکھ

عام سکھوں کا ناراض ہونے کی وجہ سے کوکوں کا بُرا منانا لازمی ہے! اسلئے ممکن ہو نہیں کوئی بات قابل اصلاح ہو۔

مندرجہ ذیل احباب نوٹ فرمالیں

(گذشتہ سے پیوستہ)

ذیل میں ان احباب کے اسماء کی فہرست درج ہے۔ جن کا چندہ "الفضل" ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ تمام احباب اچھی طرح نوٹ فرمالیں۔ کہ اگر ان کی طرف سے ۱۰ اگست ۱۹۴۱ء تک چندہ وصول نہ ہوا۔ یا ادائیگی کے متعلق کوئی اطلاع نہ پہنچی۔ تو ان کے نام گیارہ اگست کو وی۔ پی ارسال کر دیئے جائیں گے۔ ہم دوستوں کی خدمت میں بارہا بعد منت و سماجت عرض کر چکے ہیں۔ کہ اگر وی۔ پی وصول نہ کرنا ہو۔ تو دفتر کو قبل از وقت اطلاع دے دی جائے۔ تا دفتر وی۔ پی کے خرچ سے بچ جائے۔ لیکن افسوس بعض احباب پر ہماری التجاؤں کا کوئی اثر نہیں۔ وہ نہ خط لکھیں گے۔ نہ بروقت ادائیگی کریں گے۔ اور جب وی۔ پی جائے گا۔ تو اُسے بھی وصول نہ کریں گے۔ لیکن اگر اس کے نتیجہ میں پرچہ روک دیا جائے۔ تو پھر گلہ و شکوہ کا باب کھول دیں گے۔ موجودہ حالت میں یہ باتیں قطعاً ناقابل برداشت ہیں۔ کیا ایسے احباب خدارا اس طریق عمل کو ترک نہ فرمائیں گے؟ مینیجر

۱۴۸۰۲ حکیم محمد رشید صاحب
۱۴۸۱۱ - ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۱۴۸۱۲ - ضیاء اللہ صاحب
۱۴۸۲۷ - چودہری پیر احمد صاحب
۱۴۸۳۱ - ایم خادم حسین صاحب
۱۴۸۴۱ - نواب محمد علی خاں صاحب
۱۴۸۶۵ - چودہری محمد منصف خانصاحب
۱۴۸۸۱ - ملک بہادر خانصاحب
۱۴۸۸۳ - منشی محمد الدین صاحب
۱۴۸۸۸ - چودہری غلام احمد صاحب
۱۴۸۹۳ - ملک ہدایت اللہ خانصاحب
۱۴۹۲۷ جوالدار سوندھا خانصاحب
۱۴۹۴۱ - ملک عزیز احمد صاحب
۱۴۹۴۹ - چودہری فقیر اللہ خانصاحب
۱۴۹۶۰ - ایس۔ ایم عمر صاحب
۱۴۹۸۸ - شیخ غلام علی صاحب
۱۴۹۹۲ - محمد اشرف صاحب
۱۵۰۰۸ - خان بہادر صاحبزادہ سرفراز علی خان صاحب
۱۵۰۱۴ - سکرٹری بوریوالہ
۱۵۰۲۰ - سردار غلام حسن خانصاحب
۱۵۰۲۹ - محمد شفیع صاحب
۱۵۰۳۵ - بسمل صاحب
۱۵۰۳۰ - بابو محمد شریف صاحب
۱۵۰۵۰ - ریحانہ بنت ظریف صاحب
۱۵۰۶۹ - چراغ الدین صاحب
۱۵۰۷۵ - چودہری سلطان علی صاحب
۱۵۰۸۳ - مسز فوق صاحب

۱۵۰۹۳ - چودہری غلام نادر صاحب
۱۵۱۰۳ - ملک منیر احمد صاحب
۱۵۱۰۴ - ایم عطاء اللہ صاحب
۱۵۱۲۷ - خواجہ عبدالحمید صاحب
۱۵۱۴۴ - علی حسن صاحب
۱۵۱۷۸ - شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۱۹۳ - میر ضیاء اللہ صاحب
۱۵۱۹۷ - مرزا محمد شریف بیگ صاحب
۱۵۱۹۸ - چودہری عبدالمالک صاحب
۱۵۲۰۸ - بابو رشید احمد صاحب
۱۵۲۰۹ - خواجہ عبدالعزیز صاحب
۱۵۲۱۸ - خواجہ عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۲۲۹ - لعل الدین صاحب
۱۵۲۳۰ - سید رسول شاہ صاحب
۱۵۲۳۲ - حاجی مہر الدین صاحب
۱۵۲۳۹ - پیر محمد اکبر صاحب
۱۵۲۴۱ - جمعدار فیروز الدین صاحب
۱۵۲۵۱ - حکیم محمد عبدالجلیل صاحب
۱۵۲۵۶ - احسان احمد صاحب
۱۵۲۶۴ - برکت علی صاحب
۱۵۲۶۵ - کے۔ ایم گل صاحب
۱۵۲۷۳ - چودہری شریف احمد صاحب
۱۵۲۷۵ - مبارک احمد خانصاحب
۱۵۲۸۰ - خان بہادر مولوی غلام حسن خانصاحب
۱۵۲۸۸ - بابو چراغ الدین صاحب
۱۵۲۹۷ - اہلیہ صاحبہ احمد صاحب
۱۵۳۱۵ - شیخ مختار نبی صاحب

۱۵۳۲۰ - اکبر محمود صاحب
۱۵۳۲۱ - صوبیدار مشیر ولی صاحب
۱۵۳۲۲ - مراد بخش صاحب
۱۵۳۴۸ - مشتاق احمد صاحب
۱۵۳۵۶ - عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۳۷۳ - ڈاکٹر اختر محمود صاحب
۱۵۳۸۱ - اسمٰعیل شریف صاحب
۱۵۳۸۸ - ایم۔ ایم شفیع صاحب
۱۵۳۹۷ - محمد سلیمان صاحب
۱۵۴۰۴ - راجہ بشیر الدین احمد صاحب
۱۵۴۱۰ - چوہدری محمد نواز صاحب
۱۵۴۲۴ - محمد حسین صاحب
۱۵۴۲۸ - بابو عبدالرؤف صاحب
۱۵۴۳۷ - سید احمد صاحب
۱۵۴۴۴ - ملک شبیر محمد خانصاحب
۱۵۴۵۰ - محمد عبداللہ خانصاحب
۱۵۴۵۲ - سید شاہ زمان صاحب
۱۵۴۵۴ - شیر علی و علی محمد صاحب
۱۵۴۶۱ - لائبریرین احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن
۱۵۴۶۲ - حیدر علی صاحب
۱۵۴۶۵ - مولوی عبدالحق غلام رسول صاحب
۱۵۴۶۸ - مینیجر صاحب نواب کوٹ خادم
۱۵۴۷۱ - ڈاکٹر غلام محمد صاحب
۱۵۴۷۵ - شیخ عبدالکریم صاحب

۱۵۴۹۸ - سید محمد محسن صاحب
۱۵۴۹۹ - محمد سعید کولم صاحب
۱۵۵۰۰ - بابو محمد نصیب صاحب
۱۵۵۰۲ - سیکرٹری صاحب ناصر آباد
۱۵۵۰۴ - محسن محمد خانصاحب
۱۵۵۰۵ - چودہری کرم الہی صاحب
۱۵۵۱۸ - محمد انور صاحب
۱۵۵۲۲ - ایس۔ آر صوفی صاحب
۱۵۵۲۵ - عزیز حسین صاحب
۱۵۵۲۷ - سیکرٹری تبلیغ
۱۵۵۲۸ - اہلیہ صاحبہ سید عبدالمجید صاحب
۱۵۵۶۱ - منشی درگا داس صاحب
۱۵۵۶۷ - میاں محمد شریف صاحب
۱۵۵۶۸ - منشی محمد اسمٰعیل صاحب
۱۵۵۶۹ - فیروز الدین صاحب
۱۵۵۷۰ - مرزا محمد عظیم صاحب
۱۵۵۷۳ - چودہری فضل احمد صاحب
۱۵۵۸۰ - مولوی عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۵۸۳ - کرم الہی صاحب
۱۵۵۸۷ - شیخ بشیر الدین صاحب
۱۵۵۸۸ - محمد قاسم صاحب
۱۵۵۹۹ - قریشی محمد اقبال صاحب
۱۵۶۰۱ - چودہری غلام محمد صاحب
۱۵۶۰۹ - " سردار خانصاحب
۱۵۶۱۲ - بیگم چودہری بشیر احمد صاحب
۱۵۶۱۳ - حکیم دین محمد صاحب
۱۵۶۱۵ - عبدالسلام صاحب
۱۵۶۲۲ - شیخ سلطان بخش صاحب
۱۵۶۲۶ - سیکرٹری صاحب خدام الاحمدیہ
۱۵۶۲۷ - عبدالحمید خانصاحب

۱۵۶۲۸ - شیخ عبدالغنی صاحب
۱۵۶۳۰ - منشی غلام مرتضیٰ صاحب
۱۵۶۳۲ - سید مسعود احمد صاحب
۱۵۶۳۴ - محمد اسحٰق علی خان صاحب
۱۵۶۳۵ - محمد شفیع صاحب
۱۵۶۳۹ - شیخ بشیر صاحب
۱۵۶۴۱ - مسٹر محمد عبداللہ صاحب
۱۵۶۴۳ - مولوی عبدالکریم صاحب
۱۵۶۴۶ - محمد عبداللہ صاحب
۱۵۶۴۷ - اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شاہنواز صاحب
۱۵۶۴۹ - پرنسپل صاحب
۱۵۶۵۰ - مولوی محمد نواز صاحب
۱۵۶۵۱ - چودہری غلام قادر صاحب
۱۵۶۵۴ - ابو خیر سعید احمد صاحب
۱۵۶۵۵ - چودہری علی محمد صاحب
۱۵۶۵۶ - " نصیر احمد صاحب
۱۵۶۵۷ - ظہیر احمد صاحب
۱۵۶۵۹ - محمد اقبال صاحب
۱۵۶۶۳ - شیخ ضیاء الحق صاحب
۱۵۶۶۵ - ایس ایف فیضی صاحب
۱۵۶۷۵ - سید عبدالرحمٰن صاحب
۱۵۶۷۹ - غلام محمد صاحب
۱۵۶۸۰ - غلام حسن خانصاحب
۱۵۶۸۱ - محمد یوسف صاحب
۱۵۶۸۴ - شیخ رحمت اللہ صاحب
۱۵۶۸۶ - سید ولایت شاہ صاحب
۱۵۶۹۰ - ملک کرم الہی صاحب
۱۵۶۹۱ - سید ارتضاء علی صاحب

۱۵۶۹۲ - سید ناصر احمد صاحب
۱۵۶۹۵ - نظام الدین صاحب
۱۵۶۹۸ - خان محمد افضل صاحب
۱۵۷۰۰ - فیض محمد صاحب
۱۵۷۰۱ - مولوی منظور احمد صاحب
۱۵۷۰۲ - منشی محمد سلیم صاحب
۱۵۷۰۷ - میاں الف دین صاحب
۱۵۷۰۸ - ملک فضل احمد صاحب
۱۵۷۱۰ - سیکرٹری صاحب
۱۵۷۱۶ - سید بشیر احمد صاحب
۱۵۷۱۷ - محمد مسعود صاحب
۱۵۷۱۸ - آنریری سیکرٹری صاحب
۱۵۷۱۹ - خانصاحب سید ضیاء الحق صاحب
۱۵۷۲۰ - مسٹر اعتضاد علی صاحب
۱۵۷۲۲ - چوہدری عبدالقادر صاحب
۱۵۷۲۷ - سلطان علی صاحب
۱۵۷۳۲ - منشی خلیل الرحمٰن صاحب
۱۵۷۳۶ - ملک عبدالمجید صاحب
۱۵۷۳۷ - چوہدری فتح محمد صاحب
۱۵۷۳۸ - مولوی عبدالقادر صاحب
۱۵۷۴۶ - عبدالرشید صاحب
۱۵۷۴۷ - قادر داد خان صاحب
۱۵۷۴۹ - چودہری رشید احمد صاحب
۱۵۷۵۰ - سیف الحق صاحب
۱۵۷۵۹ - شیخ رشید احمد صاحب
۱۵۷۶۰ - عبدالحمید صاحب
۱۵۷۶۱ - صوفی رحیم بخش صاحب
۱۵۷۶۷ - ایم۔ اے لطیف صاحب
۱۵۷۶۸ - محمد حیات صاحب
۱۵۷۷۱ - حکیم محمد عبداللہ صاحب
۱۵۷۷۴ - ملک برکت اللہ صاحب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۵ جولائی۔ یہاں سرکاری طور پر ابھی یہ تو معلوم نہیں ہو سکا کہ جاپان اور وشی میں سمجھوتہ ہو گیا ہے اور انڈو چائنا کی ہوائی چھاؤنیوں پر جاپان کا قبضہ ہو چکا ہے۔ مگر اتنا ظاہر ہے کہ یہ دونوں باتیں ہونے ہی والی ہیں۔ یہاں کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ جاپان کا یہ نیا ظلم ہے۔ جس سے مشرقی ایشیا میں برطانوی علاقے اور سفارت خطرہ میں پڑ جائیں گے۔ برطانیہ اس صورت حالات کے بارہ میں امریکہ اور اپنی نوآبادیات سے مشورہ کر رہا ہے۔ اور عنقریب معلوم ہوگا۔ کہ اس خطرہ کے انسداد کے لئے وہ کیا کرنا چاہتا ہے۔

ٹوکیو ۲۵ جولائی۔ آج یہاں ایک سرکاری نمائندہ نے جاپان اور روس کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ نئے وزیر خارجہ نے جرمن اور اطالوی سفراء کو یقین دلایا ہے۔ کہ جاپان نے ان کے ساتھ جو معاہدہ کر رکھا ہے۔ وہ اس پر قائم ہے۔ جاپان ہر اس ملک سے دوستی رکھے گا جو اس کا دوست رہنا چاہے۔ جاپان اور روس میں ناطرفداری کا جو معاہدہ ہے اس کے یہ معنے نہیں کہ روس جاپان کا ساتھی بن چکا ہے۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ آج کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کل رات جھیل لڈوگا اور اینگا کے درمیانی علاقہ میں گھمسان کی لڑائی ہوتی رہی۔ سمالنسک اور اس کے شمال مغرب میں ایک سو پچاس میل دور بھی لڑائیاں ہو رہی ہیں۔ جرمن ہوائی جہازوں نے کل رات بھی ماسکو پر ہوائی حملہ کی کوشش کی۔ مگر صرف ایک ہوائی جہاز شہر پر پہنچ سکا۔ اس نے بم گرائے۔ مگر اسے بھی نیچے گرا لیا گیا۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ فن ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ سٹالن نے اپنی فوجوں کو جو ہدایت دے رکھی ہے۔ وہ اس پر پوری طرح عمل پیرا رہیں اور پسپا ہونے سے قبل ہر چیز تباہ کر دیتے ہیں۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ رائل ایئر فورس نے کل رات ایمڈن اور کیل پر زبردست حملے کئے۔ بریسٹ کی بندرگاہ میں جو دو جرمن جنگی جہاز عرصہ سے سر چھپائے پڑے ہیں۔ ان پر ۲۴ گھنٹہ تک مسلسل حملے کئے گئے۔

شنگھائی ۲۴ جولائی۔ جاپان گورنمنٹ نے تمام غیر ملکیوں کا داخلہ جاپان میں بند کر دیا ہے۔ آج جن مسافروں کو واپس کیا گیا۔ ان میں جرمن اور اطالوی بھی تھے۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ وشی کے سرکاری حلقے بیان کرتے ہیں۔ کہ فرانس نے ہندچینی میں جاپان کا اقتدار تسلیم کر لیا ہے۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے۔ کہ جاپان کے جنگی جہاز ہندچینی کی بندرگاہ میں پہنچ رہے ہیں۔ اور فوجیں اتارنے کے لئے تیار ہیں۔

واشنگٹن ۲۴ جولائی۔ امریکن پارلیمنٹ کی خارجہ کمیٹی کے صدر نے اعلان کیا۔ کہ اگر جاپان نے ہندچینی کے اڈے حاصل کر لئے۔ تو عین ممکن ہے اس سے بحرالکاہل میں جنگ چھڑ جائے۔ اور امریکہ میں جاپانی سرمایہ ضبط کر لیا جائے۔ امریکہ جاپان کا یہ حق تسلیم نہیں کرے گا۔ کہ وہ وشی سے زبردستی اڈے حاصل کرے۔

ننکانہ صاحب ۲۴ جولائی۔ مقامی کانگرس کمیٹی کے صدر سردار اجاگر سنگھ ایک بدمعاش کا تعاقب کر رہے تھے کہ اس نے آپ پر تلوار سے کئی وار کر کے وہیں مار دیا۔ آپ چونکہ گاندھی جی کے بھگت تھے اس لئے اہنسا کے اصول پر عمل کرتے ہوئے نہ مدافعت کی۔ اور نہ اس پر خود کوئی وار کیا۔

شملہ ۲۴ جولائی۔ گورنر جنرل نے لاہور کارپوریشن بل کو نامنظور کرتے ہوئے دوبارہ غور کے لئے اسے واپس بھیج دیا ہے۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے۔ کہ اگر موسم خزاں تک جرمنی کو روس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو تمام ملک فوجی کنٹرول میں دے دیا جائے گا۔ اور نازی پارٹی کی جگہ فوجی پارٹی لے لیگی۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ رائل ایئر فورس نے بحیرہ روم میں دشمن کے ایک جہازی قافلہ پر حملہ کر کے اٹلی کے چار جہاز غرق کر دئیے۔ دو تباہ کن جہازوں کو نقصان پہنچا۔

استنبول ۲۴ جولائی۔ جرمن فوجیں تاحال کیف پر قابض نہیں ہو سکیں۔ برلن ریڈیو نے بھی اس کا اعتراف کر لیا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ روسیوں نے شدید جوابی حملے شروع کر دئیے ہیں پانچ چھ لاکھ روسی فوج اور اس محاذ پر پہنچ گئی ہے۔

امرتسر ۲۴ جولائی۔ یہاں غنڈہ ازم کے خاتمہ کے لئے مقامی حکام نے چالیس بدمعاشوں اور غنڈوں کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت نظر بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ بی۔ بی۔ سی کا بیان ہے۔ کہ امریکن جہازوں نے ہندچینی کے قریب خلیج کامران میں سرنگیں بچھا دی ہیں۔ یہ قدم جاپانی جہازوں کی نقل و حرکت کے خلاف بطور پیش بندی اٹھایا گیا ہے۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن نے آج پارلیمنٹ میں بتایا۔ کہ جاپان نے انڈو چائنا میں جو کچھ کیا ہے۔ اس وقت میں یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ اس سے پیدا شدہ خطرات کے مقابلہ کے لئے ہم نے کیا تیاریاں کی ہیں۔ مگر بہت جلد بعض باتیں ہاؤس کو بتائی جائیں گی۔ اس وقت صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ملایا میں بچاؤ کے کچھ اور انتظامات کر لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ انڈو چائنا میں جاپانی اقدام سے براہ راست ہندوستان کو کوئی خطرہ نہیں۔ کیونکہ انڈو چائنا اور برما کے درمیان سیام ہے۔ جسے اپنی آزادی کا بہت خیال ہے اور برما و ہندوستان کے درمیان شان کی ریاستوں کے پہاڑ اور جنگل ہیں۔ جن میں سے کوئی بڑی فوج نہیں گزر سکتی۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ فنی محاذ پر بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اور کسی محاذ پر لڑائی کا کوئی ذکر نہیں۔ اعلان میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ سمالنسک کے علاقہ میں جرمن پیدل فوج کے پانچویں ڈویژن کو تباہ کر دیا گیا ہے۔ جرمن ہائی کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جرمن فوجیں اپنے پروگرام کے مطابق بڑھ رہی ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بعض قلعے جن پر بظاہر ہم قابض ہو چکے تھے ان کے نیچے روسیوں نے مورچے بنائے ہوئے تھے۔ جہاں سے وہ اب لڑائی کر رہے ہیں۔ اور ہمیں وہاں از سر نو لڑنا پڑا ہے۔

قاہرہ ۲۵ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ہمارے گشتی دستوں نے بدھ کی رات کو طبروق میں دشمن کے مورچوں پر حملہ کیا۔ اور تین میل اندر گھس گئے۔ ہماری توپوں نے پہلے ہی گولہ باری شروع کر دی تھی تاگشتی دستوں کو ان کی آڑ میں آگے بڑھنے کا موقعہ مل سکے۔ دشمن نے دیکھ بھال کی جو چوکیاں قائم کر رکھی تھیں انہیں توڑ دیا گیا۔

لنڈن ۲۵ جولائی۔ آج ہاؤس آف کامنز نے وہ بل پاس کر دیا۔ جس کی رو سے برطانیہ کو امریکہ سے ۲۴ ½ کروڑ ڈالر قرض لینے کی اجازت دی گئی ہے۔

شملہ ۲۵ جولائی۔ امریکن گورنمنٹ نے لفٹنٹ کرنل ڈریپر کو ہندوستان کی فوجی حالت کی دیکھ بھال کے لئے مقرر کیا ہے۔ آپ شملہ پہنچ گئے ہیں۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی